بسبب طبع رسالہ متبرکہ المسمّٰی بنام تاریخی ابطال اغلاط قاسمیہ و تشہیر فتویٰ

۱۳۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ مدت دراز ہوئی جو مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی اور مولوی فضل حق صاحب
خیرآبادی کے درمیان بمقام دہلی تنازع واقع ہوا تھا مولوی فضل حق صاحب کذب حق سبحانہ کو ممتنع کہتے تھے
اور مولوی اسمٰعیل صاحب ممکن ٹھہراتے تھے اور نیز مولوی فضل حق صاحب مثل جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
کو ممتنع ٹھہراتے تھے اور مولوی اسمٰعیل صاحب ممکن بتلاتے تھے لیکن عدم وجود مثل مذکور کے تمام عالم میں قائل تھے ایک
مدت کے بعد مولوی امیر حسن صاحب سہسوانی نے فرمایا کہ امکان میں بحث کرنا بیکار ہے اگر چند مثل جناب خاتم النبیین صلی اللہ
علیہ وسلم کے دیگر زمینوں میں موجود ہیں پس آیت خاتم النبیین مقید اسی زمین کے ساتھ ہے فقط اب چند روز ہوئے مشہور ہوا
تھا کہ مولوی قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنے آخر الانبیا کے نہیں ہیں بلکہ اصل النبیین کے
ہیں پس اگر سیکڑوں ہزاروں انبیا مانند آپ کے اس زمین میں بھی قیامت تک بعد ہوں تو مخالف آیت
خاتم النبیین کے نہیں ہے کہ اصل سب انبیا کے آپ ہیں بلکہ انہیں زیادہ فضیلت آپ کی ہے اور آخر الانبیا
ہونے کے سبب سے خاتم النبیین کے نکالنا موجب تنقیص شان فضیلت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے فقط جب
کہ یہ عقیدہ مولوی قاسم صاحب کا تحریراً و تقریراً مشہور ہوا بمقام دہلی مولوی قاسم صاحب سے اور مولوی محمد
شاہ صاحب پنجابی سے مناظرہ ہوا لیکن باوجود طول بحث کے آخر کو اتباع مولوی قاسم صاحب
کے فرمانے لگے کہ مولوی قاسم غالب رہے اور اتباع مولوی محمد شاہ صاحب کے فرمانے لگے کہ مولوی محمد شاہ
صاحب غالب رہے اس سبب سے ناواقفوں کو اور بھی زیادہ خلجان واقع ہوا المقصد بندہ گنہگار عبد الغفار نے
ایک استفتا دونوں صاحبوں کے اقوال سے بنایا اور مولوی قاسم صاحب کے اقوال کو قال عمرو سے تعبیر
کیا اور مولوی محمد شاہ صاحب کے اقوال کو قال زید سے تقریر کیا اکابر علماء دہلی و رامپور و لکھنؤ و
[illegible] وغیرہ بلاد نے اقوال عمرو کو یعنی مولوی قاسم صاحب کے اقوال کو باطل اور قبیح فرمایا
اور اقوال زید کو یعنی مولوی محمد شاہ صاحب کے اقوال کو حق و صحیح ٹھہرایا
لہٰذا واسطے دفع خلجان عوام کے وہ فتویٰ مشتہر
کر دیا

فتوی علمای دہلی و رامپور و لکھنؤ و بدایون و غیرہ در تصدیق اقوال مولوی محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ و تردید اقوال مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین وعلی آلہ المقربین واصحابہ المکرمین کیا فرماتے ہیں
علماء دین ومفتیان شرع متین اس امر میں کہ قال عمرو بعد حمد وصلوۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش
ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں
تو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا باین معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ
سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر
مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ہاں اگر اس
وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر
زمانی کے صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسیکو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اسمیں ایک تو
خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد وقامت وشکل ورنگ وحسب
ونسب وسکونت وغیرہ اوصاف میں جنکو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اسکو ذکر
کیا اوروں کو ذکر نہ کیا دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے
کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں اعتبار نہو تو تاریخوں
کو دیکھ لیجئے باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اسلئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل کو
جھوٹے دعوی کر کے خلائق کو گمراہ کرینگے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم

تحذیر مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی

اور جملہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین مین کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک
منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام
مین متصور نہین اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اسکے لئے اور بیسیون موقع تھے بلکہ بنا خاتمیت اور بات
پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی
ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے
موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف
جسکا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور
مستعار نہین ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض
ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہین اور ہماری غرض وصف ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی ہاں ہم
یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہین تو جسکا تم کہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اسکا نور ذاتی
ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی اور کا فیض نہوگا الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے
سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کیلئے کسی اور خدا کے نہونیکی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنے ممکنات کا وجود اور
کمالات وجود سب عرضی یعنی بالعرض اور یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال
کبھی بیکمال رہتے ہین اگر یہ امور مذکورہ ممکنات کے حق مین ذاتی ہوتے تو یہ انفصال و اتصال نہوتا
بلکہ علی الدوام وجود اور کمالات وجود ذات ممکنات کو لازم ملازم رہتے تو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہین اور سوا آپکے اور
نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اورونکی نبوت آپکا فیض ہے پر آپکی نبوت کسی اور کا فیض نہین
آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے غرض آپ جیسے نبی الامۃ ہین ویسے ہی نبی الانبیا انتہی وقال عمرو
ہان اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر
سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصودہ بالخلق مین سے مماثل نبوی نہین کہہ سکتے
بلکہ اس صورت مین فقط انبیا کی افراد خارجی ہی پر آپکی افضلیت ثابت نہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپکی
افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو
پھر بھی خاتمیت محمدی مین فرق نہ آئیگا انتہی وقال عمرو باقی رہا آپکا وصف نبوت مین واسطہ

فی العروض اور موصوف بالذات ہونا اور انبیاء ما تحت علیہم السلام کا آپ کے فیض کا معروض اور موصوف
بالعرض ہونا وہ تحقیق معنی خاتمیت پر موقوف ہے جسکی شرح و بسط کما ینبغی اوپر کر چکا ہوں انتہی و
قال عمرو فی تعلیم العلوم فی صدر المکتوب الاول معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر پرستان ہمی
باشد کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آخر است از زمانہ انبیاء گذشتہ و بعد از نبی دیگر نخواہد آمد مگر مبدأ کہ این
معنی ہیچ گونہ مدحت در آن نیست و نہ ذمی بازا جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم این معنی را چہ علاقہ کہ از ان
استدراک فرمودہ فرمودند لکن رسول اللہ وخاتم النبیین اگر از من پرسی معنیش این است کہ نبوت
دیگران مستفاد از حضرت محمد است صلی اللہ علیہ وسلم و نبوت آنحضرت در عالم اسباب مستفاد از
نبوت دیگران نیست انتہی کلام عمرو **قال زید** یہ کلام عمرو کا متضمن ہے دو مطلب کو مطلب اول
یہ ہے کہ معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ گو کہ یہ خیال عوام کا ہے اور یہ معنی ظاہر پرستوں کے
ہیں معنی خاتم النبیین کے نزدیک اہل فہم یعنے نزدیک خواص کے یہ ہیں کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بالذات ہے اور نبوت باقی انبیاء علیہم السلام کی بالعرض ہے اور مطلب ثانی یہ ہے کہ نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی ہے یعنی کہ نبوت آنحضرت کی خود بخود ہے اور نبوت باقی انبیاء کی
عرضی ہے یا بایں طور کہ آنحضرت وصف نبوت انبیاء میں واسطہ فی العروض ہیں پس خلاصہ کلام عمرو کا
مطلب اول میں یہ ہے کہ معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ کرنا یہ خیال عوام اور ظاہر
پرستوں کا ہے کیونکہ اسمیں کچھ فضیلت نہیں ما کان محمد آیہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کو مقام مدح
میں وارد ہوئیں جبکہ یہ آیت خاتم النبیین کے مقام مدح میں ہوئی تو اب معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء
ولا نبی بعدہ قرار دینا صحیح نہیں کیونکہ اسمیں کچھ فضیلت اور مدح نہیں ہاں اگر مقام مدح نہ قرار
دیا جاتا تو البتہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ صحیح ہوسکتا ہے لیکن آیت خاتم النبیین کے
مقام مدح میں قرار دینا باطل ہے دو وجہ سے وجہ اول یہ ہے کہ اسمیں زیادہ گوئی خدا تعالی کی
لازم آتی ہے اور وجہ دوسری یہ ہے کہ نقصان قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لازم آتا ہے اور یہ
کہنا کہ خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیاء ولا نبی بعدہ میں زیادہ گوئی خدا تعالی کی لازم نہیں آتی اسواسطے
کہ اسمیں فائدہ عظیم الشان ہے کہ وہ سد باب مدعیان نبوت بعد آنحضرت کو منظور تھا سو یہ کہنا بھی
دو وجہ سے باطل ہے وجہ اول یہ ہے کہ جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللہ

مطلب اول

مطلب ثانی

وخاتم النبیین مین بیطلی اور جہانہ باطلی خدا تعالی کے کلام معجز نظام مین لازم آتی ہو یہ کلام خدا
کا اس سے منزہ ہے اور وجہ دوسری یہہ ہے کہ اگر سد باب مذکور منظور تھا تو اسکے لئے آور صیغو نسے موقع نہین ہی موقع
حاصل کلام عمرو کا یہہ ہے کہ آیہ خاتم النبیین کی دو امر سے خالی نہین یا تو مقام مدح مین وارد ہی یا
نہین لیکن شق ثانی باطل ہی کیونکہ اسمین زیادہ گوئی خدا تعالی کی لازم آتی ہی اور نقصان قدر
رسول خدا کا بھی متصور ہے پس باقی رہا شق اول پس جبکہ خاتم النبیین کے مقام مدح مین متعین ہوا
تو اب معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیا لا نبی بعده کرنا بالکل باطل ہوا کیونکہ اسمین کچھ فضیلت نہین
بلکہ معنی خاتم النبیین کی نزدیک خواص کے یہہ ہین کہ نبوت آنحضرت کی بالذات ہی اور نبوت
باقی انبیا کی بالعرض ہے جیسا کہ دال اسپر قول اوسکا معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر پرستان ہمین
باشد کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آخر ست از زمانہ انبیاء گذشتہ و باز نبی دیگر نخواہد آمد مگر [illegible]
اور قول اسکا ملکہ بایں خاتمیت و رہایت پر ہی الی قولہ آپ پر سلسلہ نبوت کا مختتم ہو جاتا ہی اور قول
اسکا اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہی الی قولہ
اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی مین
فرق نہ آئیگا انتہی اور خلاصہ کلام عمرو کا مطلب ثانی مین یہہ ہو کہ نبوت آنحضرت کی ذاتی بایں معنی ہی
کہ نبوت آنحضرت کی خود بخود ہی جیسا کہ دال ہی اسپر قول اسکا بطور قاعدہ کلیہ کے الغرض یہہ بات بدیہی
ہی کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہی چنانچہ خدا تعالی کیلیے کسی اور خدا کے نہونیکی وجہ
اگر ہو تو یہی ہی یعنی ممکنات کا وجود اور کمالات وجود سب عرضی بمعنی بالعرض ہین الی قولہ اسیطور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہین اور
سوا آپکے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ہین الخ اور قول اسکا رسالہ تحذیر الناس کے
صفحہ ۱ مین یہہ بجز اسکے متصور نہین کہ آپ علۃ ہون اور امت مرحومہ اعنی مومنین معلول اور
ظاہر ہو کہ معلول مین جو کچھ ہوتا ہی فیض علۃ اور عطاء علۃ ہوتا ہی اسی لئے اوسکے لئے صیغہ مفعول
تجویز کیا گیا اسصورت مین ضرور ہو کہ وہ فیض ذاتی ہو ورنہ وہان بھی عرضی ہو تو کوئی اور ہی فیض
حقیقی ہوگا کیونکہ یہہ ہو ہی نہین سکتا کہ وصف عرضی خود بخود ہو جائے کوئی موصوف بالذات
ضرور ہو سو وہی ہمارے نزدیک علۃ اصلی اور نبوت باقی انبیاء کی عرضی بایں معنی ہو کہ آنحضرت وصف

نبوت انبیاء میں واسطہ فی العروض ہیں جیسا کہ دال ہی اس واسطہ فی العروض پر قول اوسکا اسی
طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنے آپ موصوف بوصف نبوت
بالذات ہیں اور سوا آپکے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اوروں کی نبوت آپکا فیض ہے
اور آپکی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہوجاتا ہی انتہی کیونکہ مراد اسنے یہی واسطہ
فی العروض ہی بحکم اوسکے اس قول کے باقی رہا اُنکا وصف نبوت میں واسطہ فی العروض اور موصوف
بالذات ہونا اور انبیاء ماتحت علیہم السلام کا آپکے فیض کا معروض اور موصوف بالعرض ہونا و تحقیق معنی
خاتمیت پر موقوف ہی جسکی شرح و بسط کما ینبغی اوپر کر چکا ہوں انتہی فاذا عرفت ذلک فاعلم ان کلو
احد منهما مخالف للشرع فاما المطلب الاول فهو باطل مردود عند الشرع لانه قول علماء
الاسلام وقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعقیدة اهل الاسلام قال الشیخ عبد
الحق الدهلوی فی ترجمة المشکوة فی باب اسمائه صلی اللہ علیہ وسلم مہر آنکہ بود آنحضرت
را میان دو شانہ پارہ گوشت بلند تر از سائر اجزای بدن شریف کہ اثر خاتم نبوت میگفتند یا بکسر تا از ختم
بمعنے تمام شدن کار و رسیدن وی باخیر یا بفتح تا بمعنے مہر و نشان انکہ خاتم النبیین است و ذکر این
خاتم در کتب متقدمہ از توراة و انجیل و جز آن بود و انبیاء علیہم السلام بوجود و ظہور وی صلی اللہ
علیہ وسلم در آخر زمان بشارة داده بودند انتہی وقال الشیخ عبد الحق فی ترجمة المشکوة فی باب
فضائل سید المرسلین تحت حدیث عرباض بن ساریة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انه قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین گفت آنحضرت بدرستی کہ من نزد خدا تعالی نوشته
شده ام ختم کننده پیغمبران کہ بعد از من پیغمبری نباشد انتہی وقال شاہ ولی اللہ الدهلوی فی
وصیت نامہ این فقیر از روح پر فتوح آنحضرت سوال کرد کہ حضرت چہ میفرمایند در باب شیعه کہ مدعی
محبت اہلبیت اند و صحابہ را بد میگویند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنوعی از کلام روحانی القا فرمودند
کہ مذہب ایشان باطل است و بطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم میشود چون ازان حالت
افاقت دست داد و در لفظ امام تامل کردم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان مفترض الطاعة
منصوب للخلق است و وحی باطنی در حق امام تجویز نمایند پس در حقیقه ختم نبوت را منکرند گو بزبان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم النبیین گفته باشند انتہی وقال شاہ عبد العزیز الدهلوی فی التحفة اثنا

الاثناعشریۃ فی الباب السادس عقیدہ دہم آنکہ آنجناب خاتم النبیین است لانبی بعدہ جمیع
فرق اسلامیہ بہمین قائل اند و امامیہ ہرچند نظاہر ختم نبوۃ آنجناب اقرار میکنند لیکن در پردہ بہ نبوۃ
ائمہ قائل اند بلکہ ائمہ را بہتر از انبیاء شمارند و تفویض امر تحلیل و تحریم کہ خلاصہ نبوت ملکہ بالاتر
از نبوۃ است برائے ائمہ اثبات نمایند پس در معنی منکر ختم نبوت اند انتہی وقال الشیخ الاکبر فی
الفصوص والجامی فی شرحہ لا نبی بعدہ مشرعا او مشرعا لہ والاول ہو الاتی بالاحکام
الشرعیۃ من غیر متابعۃ نبی اخر قبلہ کموسی و عیسی و محمد علیہم السلام والثانی
ہو المتبع لما شرعہ لہ النبی المتقدم کانبیاء بنی اسرائیل اذ کلہم کانوا داعین الی
شریعۃ موسی علیہ السلام فالنبوۃ والرسالۃ منطقان عن ہذا الموطن بانقطاع
الرسول الخاتم انتہی قال فی القاموس من کل شیء عاقبتہ واخرتہ کخاتمتہ واخر القوم
کالخاتم انتہی وقال فی الصراح یقال ختمت الشیء فہو مختوم ومختم شد و تمام گردانید و خاتم
الشیء آخرہ انتہی وقال فی مجمع البحار الخاتم والخاتم من اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالفتح اخرہم وبالکسر اسم فاعل انتہی وقال القاری فی شرح الشفاء فی فصل اسمائہ
صلی اللہ علیہ وسلم من الباب الثالث من القسم الاول وخاتم النبیین کما قال اللہ تعالی
وخاتم النبیین وہو بفتح التاء علی الاسم ای اخرہم وبالکسر علی الفاعل لانہ ختم النبیین
فہو خاتمہم ذکرہ الانطاکی والتحقیق ان المراد بالفتح ما یختم بہ من الطابع فقولہ ای
اخرہم حاصل المعنی لاجل المبنی انتہی قال فی شرح شفاء فی فصل الایات فی خروب
الحیوانات من الباب الرابع من القسم الاول قال رسول رب العلمین وخاتم النبیین
ای اخرہم وہو بفتح التاء علی ما قرأ بہ عاصم بمعنی ختموا بہ وبکسرہا بمعنی ختمہم
ویؤیدہ قراءۃ ابن مسعود ولکن نبیا ختم النبیین انتہی وقال الامام الزرقانی فی
شرح المواہب فی النوع الثالث من المقصد السادس وخاتم النبیین بکسر التاء قراءۃ
الجمہور بمعنی انہ ختمہم ای جاء اخرہم وقرأ عاصم بفتح التاء ای لہم ختموا بہ فہو
کالخاتم والطابع لہم انتہی وقال الزرقانی فی شرح المواہب بعید ذلک وختم بی
النبیون ای اغلق باب الوحی والرسالۃ فلا نبی بعدہ انتہی وقال القسطلانی فی

غروب

شرح البخاري باب خاتم النبيين اي آخرهم الذي ختمهم او ختموا به على قراءة عاصم بالفتح
انتهى وقال القسطلاني في المواهب في النوع الاول من المقصد السادس اول الانبياء
آدم عليه السلام وآخرهم نبينا صلى الله عليه وسلم انتهى وقال القاضي في الشفاء
في الباب الثالث من القسم الاول والقسطلاني في المواهب في النوع الثاني من المقصد
الثاني المتقدم في الانبياء والخاتم لهم كما قال عليه السلام كنت اول الانبياء في الخلق
وآخرهم في البعث انتهى وقال النسفي في العقائد واول الانبياء آدم وآخرهم محمد صلى الله
عليه وسلم انتهى وقال العلامة التفتازاني في شرح العقائد واذا ثبت نبوته ودل كلامه
وكلام الله المنزل عليه انه خاتم النبيين وانه مبعوث الى كافة الناس بل الى الجن والانس
ثبت انه آخر الانبياء وان نبوته لا يختص بالعرب انتهى وقال الزمخشري في تفسير الكشاف
وخاتم بفتح التاء بمعنى الطابع وبكسرها بمعنى الطابع وفاعل الختم ويقويه قراءة ابن مسعود
ولكن نبيا ختم النبيين فان قلت كيف كان آخر الانبياء عليهم السلام وعيسى عليه السلام
ينزل في آخر الزمان قلت معنى كونه عليه السلام آخر الانبياء عليهم السلام انه لا ينبأ
احد بعده عليه السلام وعيسى عليه السلام ممن نبئ قبله عليه السلام انتهى قال في تفسير
الجلالين ولكن رسول الله وخاتم النبيين فلا يكون له ابن رجل بعده يكون نبيا وفي
قراءة بفتح التاء كآلة الختم اي به ختموا وكان الله بكل شيء عليما بان لا نبي بعده انتهى
وقال في الكمالين حاشية تفسير الجلالين خاتم النبيين بكسر التاء الاكثر اي آخرهم انتهى
وقال في تفسير البيضاوي وخاتم النبيين آخرهم الذي ختمهم او ختموا به على قراءة عاصم
بالفتح ولا يقدح فيه نزول عيسى عليه السلام بعده لانه اذا نزل كان على دينه مع انه
آخر من نبئ انتهى وقال في تفسير المدارك وخاتم النبيين بفتح التاء عند عاصم بمعنى
الطابع اي لا نبي احد بعده وعيسى عليه السلام ممن نبئ قبله وحين ينزل
ينزل عاملا على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم كانه بعض امته وغيره بكسر التاء
بمعنى الطابع وفاعل الختم ويقويه قراءة ابن مسعود رضي الله عنه لكن نبيا ختم
النبيين انتهى وقال في التفسير الاحمدي وخاتم النبيين اي لم يبعث بعده نبي قط وانا

نزل بعده عیسیٰ علیہ السلام فقد یعمل بشریعتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ویکون لہ خلیفۃ ولم
یحکم بشریعۃ نفسہ وانکان نبیا قبلہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لابراھیم حین
توفی لو عاش لکان نبیا ھذا تفسیر الایۃ علی ما ذکروا والمقصود انہ یفہم من الایۃ ختم
النبوۃ علی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لان الخاتم بفتح التاء عند عاصم وبکسر التاء عند
غیرہ والمآل علی کل توجیہ ھو بمعنی الاخر ولذلک فسر صاحب المدارک قراءۃ عاصم بالاخر
وصاحب البیضاوی کلا القرائتین بالاخر انتہی مختصرا وقال فی تفسیر المعالم وخاتم النبیین
ختم بہ اللہ النبوۃ وقرا ابن عامر وعاصم بفتح التاء علی الاسم ای اخرھم وقرا الاخرون
بکسر التاء علی الفاعل لانہ ختم بہ النبیین فھو خاتمھم قال ابن عباس یرید لو لم اختم
بہ النبیین لجعلت لہ ابنا یکون بعدہ نبیا وکان اللہ بکل شیء علیما اخبرنا ابو محمد شاھی
اخبرنا عبد اللہ ابن محمد بن مسلم اخبرنا یونس بن عبد الاعلی اخبرنا ابن وھب اخبرنا
یونس بن یزید عن ابن شہاب عن ابن سلمۃ قال کان ابو ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف
بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع
اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل اخبرنا عبد اللہ بن عبد الصمد اخبرنا عدی
بن احمد اخبرنا حیثم بن کلیب اخبرنا ابو عیسی الترمذی اخبرنا سعید بن عبد الرحمن وغیر
واحد قالوا اخبرنا الغین عن الزھری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی
یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ
نبی انتہی وقال فی تفسیر روح البیان خاتم النبیین قرا عاصم بفتح التاء وھو الۃ الختم
بمعنی ما یختم بہ کالطابع بمعنی ما یطبع بہ والمعنی وکان اخرھم الذی ختموا بہ بالفارسیۃ
مہر پیغامبران یعنی بدو مہر کردہ شد در نبوت و پیغمبران بدو ختم کردہ اند وقرا الباقون
بکسر التاء ای کان خاتمہم ای فاعل الختم وبالفارسیۃ مہر کنندہ پیغامبران است وھو بالمعنی
الاول ایضا وفی المفردات لانہ ختم النبوۃ ای تممہا بمجیئہ وایا ما کان فلو کان لہ ابن لائق

لكان نبيا لم يكن هو عليه الصلوة والسلام خاتم النبيين كما روي انه قال في ابنه ابراهيم
لو عاش لكان نبيا وذلك لان اولاد الرسل كانوا يرثون النبوة من ابائهم وكان ذلك من
امتنان الله عليهم فكانت علماء امته ورثته عليه الصلوة والسلام من جهة الولاية
وانقطع ارث النبوة بختميته ولا يقدح في كونه خاتم النبيين نزول عيسى عليه السلام
بعده لان معنى كونه خاتم النبيين انه لا ينبأ احد بعده كما قال لعلي رضي الله عنه انت
مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي وعيسى عليه السلام ممن نبئ قبله وحين
ينزل انما ينزل على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم مصليا الى قبلته كانه بعض امته فلا
يكون اليه وحي ولا نصب احكام بل كان خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان
الله بكل شيء عليما ولما نزل قوله تعالى خاتم النبيين استغرب كون باب النبوة مسدودا
فضرب النبي صلى الله عليه وسلم لهذا مثلا ليتقرر في نفوسهم وقال ان مثلي ومثل الانبياء
من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة فجعل الناس يطوفون به
ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى وقال الامام النووي
في شرح مسلم في باب فضائل علي رضي الله عنه قال العلماء في هذا الحديث دليل على ان
عيسى عليه السلام اذا نزل في اخر الزمان نزل حكما من حكام هذه الامة يحكم بشريعة محمد
صلى ولا ينزل نبيا انتهى وقال البخاري في صحيح البخاري باب خاتم النبيين حدثنا قتيبة
بن سعيد حدثنا اسمعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة رضه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا
فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون
هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى وقال مسلم في صحيح مسلم باب
كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين حدثنا ابن ايوب وقتيبة وابن حجر قالوا حدثنا
اسمعيل عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة
من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه

الانبياء

اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى واخرج عن ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل النبيين من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا
موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه
اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين رواه مسلم واخرج عن جابر قال قال النبي صلى الله
عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنى دارا فاتمها واكملها الا موضع لبنة فجعل
الناس يدخلونها ويتعجبون منها ويقولون لولا موضع اللبنة قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء عليهم السلام رواه مسلم واخرج عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت
بالرعب واحلت لي الغنايم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم
بي النبيون رواه مسلم واخرج عن سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لعلي انت مني بمنزلة هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي متفق عليه واخرج عن سعد بن
ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي اما ترضى ان تكون مني بمنزلة
هرون من موسى الا انه لا نبوة بعدي رواه مسلم اي لا نبوة اصلا لا نبوة نبي ولا نبوة رسول
لان هرون نبي لا رسول واخرج عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي رواه الترمذي وقال وفي الباب عن
ابي هريرة وحذيفة بن اسيد وابن عباس وام كرز وهذا حديث حسن صحيح انتهى و
رواه الامام احمد والحاكم باسناد صحيح كما في الزرقاني شرح المواهب واخرج عن ابن عباس
قال كشف رسول الله صلى الله عليه وسلم الستارة في مرضه والناس صفوف خلف ابي بكر
فقال ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له
رواه ابو داود وابن ماجة واخرج عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
لم يبق من النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة رواه البخاري واخرج عن
ام كرز قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذهبت النبوة وبقيت المبشرات رواه ابن ماجة
قال السيوطي ان الوحي منقطع بموتي ولا يبقى ما يعلم منه ما سيكون الا الرؤيا كذا

في المرقاة واخرج عن جبير بن مطعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان لي اسماء
انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على
قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي متفق عليه اخرج عن جبير بن مطعم قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله
بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي رواه الترمذي
وقال هذا حديث حسن صحيح انتهى وقال القاضي عياض في الشفاء في فصل اسمائه
صلى الله عليه وسلم من الباب الثالث من الاول في الصحيح انا العاقب الذي ليس بعدي نبي
انتهى فالحديث آخره كاوله مرفوع واخرج عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سيكون في امتي ثلاثون كذابون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي رواه
الترمذي وقال في الباب عن جابر بن سمرة وابن عمر هذا حديث حسن صحيح واخرج عن
قتادة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كنت اول الانبياء في الخلق وآخرهم في البعث ذكره
القاضي في الشفاء والقسطلاني في المواهب رواه ابو نعيم في دلائله وابن ابي حاتم في
تفسيره وابو اسحق الجوزقاني عن ابي هريرة كما في الزرقاني واخرج عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم كنت اول النبيين في الخلق وآخرهم في البعث رواه البغوي في
تفسير معالم التنزيل وقال القسطلاني في المواهب الزرقاني في شرح المواهب في النوع الثالث
من المقصد السادس قال الله تعالى ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و
خاتم النبيين بكسر التاء قراءة الجمهور بمعنى انه ختمهم اي جاء آخرهم وقرا عاصم بفتح
التاء اي آخرهم ختموا به فهو كالخاتم والطابع لهم وهذه الآية نص في انه لا نبي بعده واذا كان
لا نبي بعده فلا رسول بالطريق الاولى لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان
كل رسول نبي ولا ينعكس كما قدمنا ذلك في اسمائه الشريفة من المقصد الثاني وبذلك وردت
الاحاديث عنه صلى الله عليه وسلم فروى الامام احمد من حديث ابي بن كعب ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال مثلي في النبيين كمثل رجل بنى دارا فاحسنها واكملها وترك فيها
موضع لبنة لم يضعها فجعل الناس يطوفون بالبنيان ويعجبون منه ويقولون

لو تم موضع هذه فانا في النبيين موضع تلك اللبنة رواه الترمذي عن عامر العقدي وقال
حديث حسن صحيح وفي حديث انس بن مالك مرفوعا ان الرسالة والنبوة قد انقطعت
فلا رسول بعدي ولا نبي رواه الترمذي وغيره كالامام احمد والحاكم واسناده صحيح وفي حديث
جابر مرفوعا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل ابتنى
بيوتا فاحسنها واجملها واكملها الا موضع لبنة فكان من دخلها فنظر قال ما احسنها الا
موضع هذه اللبنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانا موضع تلك اللبنة ختم
بي الانبياء ولمسلم جئت فختمت الانبياء عليهم السلام وفي حديث ابي هريرة قال
فانا اللبنة وانا خاتم النبيين رواه ابو داود الطيالسي وكذا البخاري ومسلم نحوه عن جابر
واخرجاه ايضا من حديث ابي هريرة وفي حديث ابي سعيد الخدري فجئت انا فاتممت
تلك اللبنة رواه مسلم وفي حديث ابي هريرة عند مسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم
فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم
وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة وختم بي النبيون اي
باب الوحي والرسالة فلا نبي بعده فمن تشريف الله له ختم الانبياء والمرسلين به وقد
اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل
من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال مضل ولو تحذق و
تشعبذ واتى بانواع السحر قال الامام فخر الدين هو في عرف الشرع كل امر يخفى سببه
ويتخيل على غير حقيقته ويجري مجرى التمويه والخداع قال الله تعالى يخيل اليه انها تسعى
والطلاسم والنيرنجيات كلها محال وضلالات عند اولي الالباب ولا يقدح في هذا نزول
عيسى عليه السلام لانه اذا نزل من السماء كان على دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ومنهاجه
مع ان المراد انه اخر من نبئ او ارسل فلا يضر وجود واحد بعده او اكثر من نبئ قبله
قال ابن حبان من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولي افضل من النبي
فهو زنديق يجب قتله لتكذيب القرآن وخاتم النبيين انتهى وقال ابن كثير في تفسيره هذه
الآية هي نص على انه لا نبي بعده واذا كان لا نبي بعده فلا رسول بالطريق الاولى و

الاحرى لان مقام الرسالة احص من مقام النبوة فان كل رسول نبي ولا ينعكس
وبذلك وردت الاحاديث المتواترة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن رحمة الله بالعباد
ارسال محمد صلى الله عليه وسلم ثم من تشريفه له ختم الانبياء والمرسلين به صلى الله عليه وسلم
وقد اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل
من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال مضل ولو تخذق وتشعبذ
واتى بانواع السحر والطلاسم والنيرنجيات فكلها محال وضلال عند اولي الالباب كما
اجرى على يدي الاسود العنسي باليمن ومسيلمة الكذاب باليمامة من الاحوال الفاسدة
والاقوال الباردة ما علم كل ذي لب وفهم انهما كاذبان ضالان لعنهما الله تعالى و
كذلك كل مدعي لذلك الى يوم القيمة حتى يختموا بالمسيح الدجال يخلق الله معه من
الامور يشهد العلماء والمومنون بكذب ما جاء بها انتهى ذكره في تفسير روح البيان
وقال القاضي عياض في شفاء والقاري في شرح الشفا في الباب الثالث من القسم الرابع و
كذلك من ادعى النبوة لاحد مع نبينا عليه الصلوة والسلام كاصحاب مسيلمة والاسود
العنسي او بعده كالعيسوية اصحاب عيسى بن اسحق بن يعقوب الاصفهاني كان موجودا
في خلافة المنصور من اليهود القائلين بتخصيص رسالته الى العرب خاصة وكالخرمية
القائلين بتواتر الرسل اي لا ينقطعون ما دامت الدنيا وكاكثر الرافضة القائلين بمشاركة
علي في الرسالة للنبي صلى الله عليه وسلم وكذلك كل امام اي من الائمة الاثنا عشرية
عند هولاء الرافضة يقوم مقامه في النبوة والحجة يعني ارادتها الحقيقة و
كالبزيغية والبيانية منهم اي الرافضة القائلين بنبوة بزيغ وبيان اي ابن اسمعيل
النهدي من غلاة الرفضة او من ادعى النبوة لنفسه كالمختار بن ابي عبيد الثقفي
او جوز اكتسابها اي تحصيل النبوة بالمجاهدة والرياضة والبلوغ بصفاء القلب الى مرتبتها
اي منزلة النبوة باخذ الفيض من القلب من الرب كالفلاسفة اي الحكماء وغلاة
المتصوفة اي الجهالة وكذلك من ادعى منهم او من غيرهم انه يوحى اليه وحيا اي جليا
لا الهاما يسمى وحيا خفيا كما يحصل لارباب المكاشفة واصحاب الفراسة كما

يشير اليه قوله تعالى ان في ذلك لايات للمتوسمين اى للمتفرسين وقوله عليه الصلوة
والسلام فى امتى محدثون اى ملهمون وان لم يدع النبوة او انه اى يدعى حال اليقظة
انه يصعد الى السماء ويدخل الجنة وياكل من ثمراتها ويعانق الحور العين فيه ان
هذا كله مقتضى الكذب لا الكفر كما لا يخفى فهولاء الطوايف كلهم كفار فانهم
يكذبون النبى صلى الله عليه وسلم لانه اخبر انه خاتم النبيين لا نبى بعده اى بنباء فلا يرد
عيسى عليه السلام لانه نبى قبله وينزل بعده ويحكم بشريعته ويصلى الى قبلته ويكون
من جملة امته واخبر عن الله انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس واجمعت الامة
على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاويل فى ظاهره ولا
تخصيص فى عمومه فلا شك فى كفر هولاء الطوائف كلها بتكذيبهم الله ورسوله قطعا
اى بلا شبهة اجماعا اى بلا مخالفة سمعا اى من الكتاب والسنة ما يدل على كفرهم
بلا مرية انتهى وقال فى تفسير روح البيان قال فى بحر الكلام وصنف من الروافض قالوا
ان الارض لا تخلو من النبى والنبوة صارت ميراثا لعلى واولاده ويفرض على المسلمين
اطاعة على وكل من لا يرى اطاعته يكفر وقال اهل السنة والجماعة لا نبى بعد نبينا
عليه الصلاة والسلام لقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين وقوله عليه الصلوة
والسلام لا نبى بعدى ومن قال بعد نبينا نبى يكفر لانه انكر النص وكذلك لو شك فيه
انتهى وقال فى تمهيد ابى الشكور قالت الروافض ان العالم لا يكون خاليا من النبى قط و
هذا كفر لان الله تعالى قال وخاتم النبيين ومن ادعى النبوة فى زماننا فانه يصير كافرا
ومن طلب منه المعجزات فانه يصير كافرا لانه شك فى النص ويجب الاعتقاد بانه ما كان
لاحد شركة فى النبوة لمحمد صلى الله عليه وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان عليا شريكا
لمحمد صلى الله عليه وسلم فى النبوة وهذا منهم كفر انتهى وغير ذلك مما لا يحصى فقد ثبت
بما ذكر ان معنى خاتم النبيين اخر الانبيا لا نبى بعده هو قول العلماء الكرام وقول رسول
عليه السلام وعقيدة اهل الاسلام فكان قوله سو عوام كى خيال مين تو رسول الله كا خاتم
هونا بايمعنى هى كه اپكا زمانه انبياء سابق كے زمانه كے بعد اور آپ سب مين آخر نبى هين الخ

بعد کونہ مردود ایضا ذکر لایخلو من الکفر لان ذلک الکلام یستلزم ان اھل ذلک القول من
العوام وقد ثبت بما ذکر ان اھل ذلک القول قول علماء الاسلام ورسول علیہ السلام و
عقیدۃ اھل الاسلام وکذلک کان قولہ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئیگا انتہی بعد کونہ مردود ایضا
ذکر لایخلو من الکفر لانہ انکار معنی خاتم النبیین الثابت عند اللغۃ وعلماء
الاسلام ورسول علیہ السلام وکذلک کان قولہ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر
زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے الخ مردود لما اخرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب
واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم
بی النبیون رواہ مسلم واخرج عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلی و
مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ
فجعل الناس یطوفون بہ ویتعجبون ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ و
انا خاتم النبیین متفق علیہ واخرج عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مثلی ومثل الانبیاء کمثل رجل بنی دارا فاتمھا واکملھا الا موضع لبنۃ فجعل الناس
یدخلونھا ویتعجبون منھا ویقولون لولا موضع اللبنۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فانا موضع اللبنۃ جئت فختمت الانبیاء علیھم السلام رواہ مسلم وقال
الامام النووی فی شرح مسلم قولہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء من قبلی الی قولہ
وانا خاتم النبیین فیہ فضیلتہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ خاتم النبیین انتہی وقال القسطلانی
فی المواھب ومن تشریفہ اللہ تعالی لہ ختمہ الانبیاء والمرسلین بہ وقد اخبر اللہ تعالی
فی کتابہ ورسولہ فی السنۃ المتواترۃ عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی ھذا
المقام بعدہ فھو کذاب افاک دجال ضال مضل انتہی وقال ابن کثیر فی تفسیرہ فمن رحمۃ اللہ
تعالی بالعباد ارسال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ومن تشریف اللہ تعالی لہ ختم الانبیا

والمرسلين به صلى الله عليه وسلم ثم اخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه
انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب افاك دجال ضال
مضل انتهى وغير ذلك مما لا يحصى وكذلك كان قوله جل مجده ما كان محمد ابا احد من
رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين مبنيا تناسب تمام الامور ودالا على
وفق قواعد العرب فانه تعالى لما قال ما كان محمد ابا احد من رجالكم فهم من ذلك الكلام
نفي الابوة مطلقا فعطف عليه بلفظ لكن الموضوع لدفع التوهم الناشي من الكلام
السابق لاثبات الابوة من طريق اخر وهو كون رسول الله صلى الله عليه وسلم رسول الله ثم عطف عليه قوله خاتم
النبيين لافادة انه لم يكن له ابن بالغ ولافادة الزيادة ايضا فكان المعنى هكذا ما كان محمد
ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وكل من كان رسول فهو ابو امته كما في كتب التفسير قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا لكم مثل الوالد لولده اعلمكم رواه ابن ماجه
والدارمي وابو داؤد وخاتم النبيين وكل من كان خاتم النبيين فهو ازيد شفقة و
اكثر نصيحة واكمل دينا ولا يكون بعده نبي فلا يكون له صلى الله عليه وسلم ابن بالغ
يكون بعده نبيا قال محيي السنة في تفسير معالم التنزيل وخاتم النبيين ختم به النبوة
وقرأ ابن عامر وعاصم بفتح التاء على الاسم اي اخرهم وقرأ الاخرون بكسر التاء على
الفاعل لانه ختم به النبيين فهو خاتمهم قال ابن عباس يريد لو لم اختم به النبيين لجعلت
له ابنا يكون بعده نبيا انتهى قال في تفسير روح البيان فلو كان له ابن بالغ لكان نبيا ولم
يكن هو عليه السلام خاتم النبيين كما يروى انه قال في ابنه ابراهيم لو عاش لكان نبيا و
ذلك لان اولاد الرسل كانوا يرثون النبوة قبله من ابائهم وكان ذلك من امتنان الله عليهم
فكان علماء امته ورثته عليه السلام من جهة الولاية وانقطع ارث النبوة بختميته الى
قوله خاتم النبيين يفيد زيادة الشفقة من جانبه والتعظيم من جهتهم لان
الذي بعده نبي يجوز ان يترك شيئا من النصيحة والبيان لانها مستدركة من
واما من لا نبي بعده يكون اشفق على امته واهدى بهم من كل الوجوه انتهى
المطلب الثاني فهو باطل عند الشرع بالوجوه لكن بطلانه موقوف على معرفة

مطلب ثاني

الواسطة في العروض فالواسطة في العروض عبارة عن امر كان متصفا بصفة حقيقة وتنسب تلك الصفة الى امر آخر مجازا لاجل العلاقة بينهما قال المولوي بحر العلوم اللكهنوي
في بيان الكافي شرح الشرح للقاضي تحت قوله بواسطة في العروض هي عبارة عن امر يكون متصفا
بصفة حقيقة وتنسب تلك الصفة الى امر آخر بعلاقة مع ذلك الامر كالسفينة المتصفة
بالحركة بالذات فهي واسطة في عروض الحركة لجالسها فيكون هناك عارض واحد ثابت
للواسطة بالذات منسوب الى ذي الواسطة بالعرض واحد قسمي الواسطة في الثبوت
اعلم ان الواسطة في الثبوت عبارة عما يكون علة لاتصاف شئ بصفة بان ذلك الشئ
متصف بتلك الصفة حقيقة وبالذات في يكون تلك الواسطة علة الاتصاف بها وهي على
قسمين الاول ما بيّن بقوله وهو ان يكون كل منهما اي من الواسطة وذي الواسطة
معروضا حقيقيا له اي للعروض يعني يكون كل منهما متصفا بالصفة بالذات فيكون
فردان احدهما قائم بالواسطة والآخر قائم بذي الواسطة لكن قيام فرد منهما بالواسطة يكون
سبب قيام فرد منهما بذي الواسطة كاليد فان قيام الحركة بها سبب لقيام الحركة بالمفتاح
والثاني ما لا يكون الواسطة متصفة بالصفة اصلا ويكون لها حظ من العلية
فقط كالصباغ الذي هو واسطة في اتصاف الثوب بالصبغ وبيّنه بقوله وان كان بينهما واسطة
في الثبوت بان يكون المعروض الحقيقي هو ذو الواسطة دون الواسطة فيكون لها حظ من
العلية انتهى وقال بحر العلوم عبد العلي اللكهنوي قدس سره في الحاشية على حاشية مير زاهد
ملا جلال اعلم ان الواسطة قد يطلق على ما كان علة للعلم ويقال لها الواسطة في الاثبات و
هذا انما يكون في التصديقات وقد يطلق على امر يكون متصفا بصفة وينسب بعلاقة امع
امر آخر فيقال لهذا انه واسطة في العروض الصفة في هذه الواسطة يكون واحدة عارضة
للواسطة حقيقة وينسب الى ذي الواسطة بنوع من العلاقة وهذا كما يعرض الحركة
لجالس السفينة فالجالس متحرك بحركة السفينة لا بحركة نفسه وهذه الواسطة
هي الواسطة في العروض وقد يطلق الواسطة على ما يكون سببا وعلة لثبوت صفة للموصوف
فههنا صفة ثابتة لذي الواسطة حقيقة وبالذات لكن بسبب علة وجعل جاعل ويقال لهذه

الواسطة والواسطة فی الثبوت هو علی قسمین احدهما الا یکون الواسطة موصوفة اصلا
بهذه الصفة انما کان لها السببیة لا غیر کالصباغ الذی کان واسطة للثوب فی کونه مصبوغا
ولیس الصباغ مصبوغا والثانی ان یکون الواسطة ایضا متصفة بالذات فیکون هناک
للصفة فردان احدهما قائم بالواسطة والاخر قائم بذی الواسطة واتصاف الواسطة بها
علة لاتصاف ذی الواسطة بها انتهی وقال مولانا عبد الحلیم اللکهنوی قدس سره فی القول
الاسلم لحل شرح السلم قوله تقتضی ان یکون ثبوت الصفة وهو التحقق والوجود للواسطة
اولا وبالذات وفی لذی الواسطة بالعرض کما هو شان الواسطة فی العروض کالسفینة فانها
واسطة لثبوت الحرکة لجالسها وهی عارضة لها وانما تنسب الی الجالس بمجاز المقارنة قوله
الواسطة فی الثبوت ان لها قسمان الاول واسطة تکون سفیرا محضا فی ثبوت الصفة
لذیها کالصباغ فی صبغ الثوب الثانی واسطة تکون متصفة بالصفة اولا و
بسببها یتصف بها ذوها ایضا کالید یتحرک اولا ثم یتحرک به مفتاح انتهی وقال الملا
مبین قدس سره فی مرآة الشروح علی السلم وموضوع کل علم ما یبحث فیه عن عوارضه
الذاتیة والعوارض الذاتیة ما یلحق الشیء لذاته کلحوق ادراک الامور الغریبة للانسان
بالقوة او بواسطة امر خارج مساوله کلحوق التعجب بادراک الامور المستغربة والمراد
باللحوق بالذات عدم الواسطة فی العروض بان یکون العارض عارضا للواسطة بالذات
ولا یکون لذی الواسطة الا بالمجاز کالحرکة العارضة لجالس السفینة بواسطتها انتهی
وقال الملا مبین فی الشرح المذکور قبیل ذلک فان الوصف فی الواسطة فی العروض لا
یتعدی لجالس السفینة فان الحرکة تنسب الی السفینة بالذات والی الجالس بالعرض انتهی
فقد حصل بما ذکر من نقول الفحول فی المعقول ان الواسطة فی العروض لا بد لها من الامرین
الاول ان یکون الوصف فی الواسطة وذی الواسطة فی الواسطة فی العروض غیر متعدد
بان یکون الواسطة موصوفة بالصفة حقیقة منسوبة تلک الصفة الی ذی الواسطة مجازا
لا حقیقة فیصح حینئذ ان یقال ان السفینة متحرکة حقیقة والجالس فیها لیس
بمتحرک حقیقة بخلاف الواسطة فی الثبوت فان الوصف فی احد قسمیها متعدد دون

لاحدهما تأثر بالواسطة حقيقة وللأخرى تأثر بذي الواسطة حقيقة فيصح حينئذ ان
يقال ان اليد متحركة حقيقة والمفتاح متحرك حقيقة بخلاف الثاني فيهما فان الوصف
فيه واحد لا متعدد بان يكون ذو الواسطة موصوفا بالصفة حقيقة ولا يكون
الواسطة موصوفة بتلك الصفة اصلا لا حقيقة ولا مجازا فيصح حينئذ ان يقال
ان الثوب مصبوغ حقيقة والصباغ ليس بمصبوغ اصلا لا حقيقة ولا مجازا والامر
الثاني ان يكون اتصاف الواسطة وذي الواسطة في زمان واحد وان كان اتصاف
الواسطة باعتبار الرتبة مقدما على اتصاف ذي الواسطة كما هو واضح من مثال
السفينة والجالس فيها فاذا عرف ذلك فالوجه الاول ان الانبياء كلهم متساوون
في نفس النبوة عند السلف والخلف لان النبوة في الشرع هي الوحي من الله
تعالى حقيقة بالاحكام الشرعية قال الله تعالى فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين
وقال الله تعالى وما نرسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما كنا
معذبين حتى نبعث رسولا وقال الله تعالى ولقد بعثنا في كل امة رسولا وقال الله
تعالى وما منع الناس ان يؤمنوا اذ جاءهم الهدى الا ان قالوا ابعث الله بشرا
رسولا وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحي اليهم فاسئلوا اهل
الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال الله تعالى وما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم
فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك من
رسول الا نوحي اليه فهذه النصوص نصوص في نسبة الوحي الى الله تعالى حقيقة
فدلت الآيات القرآنية على ان النبوة في الشرع هي الوحي من الله تعالى حقيقة فقد
ثبت بالآيات المذكورة ان ماهية النبوة هي الوحي من الله تعالى بالاحكام الشرعية
كما ان ماهية الانسان هي الحيوان مع الناطق فاذا كان الامر كذلك كان الانبياء كلهم
متساوون في نفس النبوة كما ان افراد الانسان كلهم متساوون في نفس الماهية
الانسانية كما قال الله تعالى إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن
بَعْدِهِ قال في تفسير البيضاوي في تفسير تلك الآية امره في الوحي كسائر الانبياء انتهى

انه قال عليه الصلوة والسلام لا تفضلوني على اخواني المرسلين فانهم بعثوا كما بعثت ذكره القاري في شرح قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يذكر عن ربه لا ينبغي لعبد ان يقول انه خير من يونس بن متى رواه
البخاري في صحيحه وقال البخاري في صحيحه في كتاب التفسير باب قوله انا اوحينا اليك كما
اوحينا الى نوح والنبيين من بعده الى قوله ويونس وهارون وسليمن
حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم من قال انا خير من يونس بن متى فقد كذب انتهى اي في نفس النبوة
وقال الحافظ احمد علي في حاشية البخاري في مطابقة الترجمة قوله فقد كذب لان الانبيا
كلهم متساوون في مرتبة النبوة انتهى وقال الشيخ عبد الحق في ترجمة المشكوة لا تفضلوا محمل
اين نهي يا در وقتي است قبل از نزول وحي به تفضيل يا تفضيل در اصل نبوت يا تفضيل بر وجهي
كه تحقير وازدراء ديگري لازم آيد وقال الامام النووي في شرح مسلم في صدر كتاب الفضائل
واما الحديث لا تفضلوا بين الانبياء فجوابه من خمسة اوجه احدها انه صلى الله
عليه وسلم قال قبل ان يعلم انه سيد ولد آدم فلما علم اخبر به والثاني انه قاله ادبا وتواضعا
والثالث ان النهي انما هو عن تفضيل يؤدي الى نقص المفضول والرابع انه انما نهى عن تفضيل
يؤدي الى الخصومة والفتنة كما هو المشهور في سبب الحديث والخامس ان النهي مختص
بالتفضيل في نفس النبوة فلا تفاضل فيها وانما التفاضل بالخصائص وفضائل اخرى
ولا بد في اعتقاد التفضيل فقد قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض
انتهى وقال القاضي في الشفاء والقاري في شرحه الوجه الرابع منع التفضيل في حق النبوة
والرسالة اي باعتبار اصلهما وحقيقة ماهيتهما لا في ذوات الانبياء وزيادة خصائص
الاصفياء فان الانبياء فيها على حد واحد اذ هي اي مادة النبوة والرسالة شيء واحد
وهو البعثة المجردة الحاصلة بالوحي فقط وتسمى بالنبوة او متضمنة الى تبليغ الغير
وتسمى بالرسالة وهي في حد ذاتها شيء واحد لا تفاضل فيها فلا يقال مثلا نبوة
آدم افضل من نبوة غيره وهذا معنى قوله عليه الصلوة والسلام لا تفضلوني على اخواني
المرسلين فانهم بعثوا كما بعثت وانما التفاضل في زيادة الاحوال والخصوص والكرامات

والرتبة لا الطاف اما النبوة في نفسها فلا تفاضل فانما التفاضل بامور اخر زائدة عليها
اي على حقيقتها انتهى وقال الامام الزرقاني في شرح المواهب تحت قوله اما النبوة
في نفسها فلا تفاضل قال السنوسي في شرح عقائده ويدل عليه منع ان يقال لفلان
النصيب الاقل من النبوة ولفلان النصيب الاوفر منها ونحوه من العبارات التي تقتضي
ان النبوة مقولة بالتشكيك ولا شك في ان امتناع ذلك معلوم من الدين بالضرورة
بين السلف والخلف فدل على ان حقيقة النبوة في المتواطي المستوي افراده ولا يلتفت
الى من خالف مقتضاه لوضوح فساده انتهى وقال التفتازاني في شرح العقائد والرسول انسان
بعثه الله تعالى الى الخلق لتبليغ الاحكام بخلاف النبي فانه اعم انتهى وقال القسطلاني
في المواهب في صدر الفصل الاول من المقصد الثاني والرسول انسان بعثه الله تعالى
الى الخلق بشريعة متجددة والصحيح ان كل رسول نبي وليس كل نبي رسولا انتهى وقال
القاضي في الشفاء في الفصل الثاني من الباب الرابع من القسم الاول والصحيح الذي
عليه الجماء الغفير ان كل رسول نبي وليس كل نبي رسولا انتهى قال عبد الحكيم سيالكوتي
في حاشية الخيالي اعلم انه قد اختلف في الفرق بين الرسول والنبي فقال بعضهم انهما
متساويان فكل نبي رسول وكل رسول نبي ولا فرق الا بحسب المفهوم فانه من حيث
انه قال الله تعالى انا ارسلناك وما في معناه يسمى بالرسول ومن حيث انه انبأ الخلق
عن الاحكام يسمى بالنبي وهذا مذهب جمهور المعتزلة واليه ذهب الشارح وقال بعضهم
ان النبي اعم لان الرسول لما صاحب كتاب وشريعة متجددة بخلاف النبي كما بينه المحشي
وهذا مذهب اهل السنة وقال بعضهم ان الرسول اعم وعرفوه بانه انسان او ملك
مبعوث بخلاف النبي فانه مختص بالانسان انتهى فقد ثبت بما ذكر ان النبوة وهي كون
البعثة والوحي من الله تعالى حقيقة متساوية الافراد عند السلف والخلف بالنصوص
المذكورة بان كل نبي من الانبياء موصوف بالنبوة حقيقة فكان القول بكونه صلى
الله عليه وسلم في وصف نبوة الانبياء واسطة في العروض مردودا عند السلف والخلف
بالنصوص المذكورة من كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والوجه

الثانی انہ قال اللہ تعالیٰ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وقال اللہ تعالیٰ وما نرسل
المرسلین الا مبشرین ومنذرین وقال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم
وقال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیہم وقال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا من
قبلک من رسول الا نوحی الیہ وقال اللہ تعالیٰ انا اوحینا الیک کما اوحینا الیٰ نوح والنبیین
من بعدہ وقال علیہ السلام لا تفضلونی علی اخوانی المرسلین فانہم بعثوا کما بعثت ذکرہ
القاری فی شرح الشفا فہذہ النصوص نصوص فی ان کل احد من الانبیاء مبعوث
من اللہ تعالیٰ حقیقۃ ویوحی الیہ من اللہ تعالیٰ علیحدۃ علیحدۃ حقیقۃ کما ہو مدلول
قولہ بعث اللہ وقولہ وما نرسل وقولہ وما ارسلنا وقولہ نوحی الیہم وقولہ نوحی الیہ
وقولہ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ فکان وصف النبوۃ متعددا
بان کل نبی من الانبیاء موصوف بالنبوۃ حقیقۃ فکان القول بکونہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی وصف نبوۃ الانبیاء واسطۃ فی العروض مردودا بتلک النصوص القرآنیۃ القطعیۃ
والوجہ الثالث انہ قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیہم وقال اللہ تعالیٰ
وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم وقال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من رسول
الا نوحی الیہ وقال اللہ تعالیٰ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین وقال اللہ تعالیٰ
وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین وقال اللہ تعالیٰ وما ارسلناک الا مبشرا
ونذیرا وقال اللہ تعالیٰ وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا وقال اللہ تعالیٰ
ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فہذہ النصوص
نصوص فی ان الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبعثتہ فی الجسد الجسمانی
متاخر من الوحی الی الانبیاء وبعثتہم کما ہو مدلول قولہ قبلک وقولہ وخاتم النبیین
فکان زمان نبوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وزمان نبوۃ الانبیاء علیہم السلام متعددا
لا واحدا فکان القول بکونہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وصف نبوۃ الانبیاء واسطۃ فی العروض
مردودا بتلک النصوص القطعیۃ والوجہ الرابع انہ قال اللہ تعالیٰ قل آمنا باللہ وما
انزل علینا وما انزل علی ابراہیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی

موسی و عیسی والنبیون من ربهم لا نفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون وقال الله تعالی
اولئک الذین هدی الله فبهداهم اقتده وقال الله تعالی واتبع ملة ابراهیم حنیفا وقال
البخاری فی صحیحه فی کتاب التفسیر قوله تعالی اولئک الذین هدی الله فبهداهم اقتده حدثنا
ابراهیم بن موسی اخبرنا هشام ان ابن جریج اخبرهم قال اخبرنی سلیمن الاحول ان مجاهدا
اخبره انه سال ابن عباس افی ص سجدة فقال نعم ثم تلا ووهبنا الی قوله فبهداهم
اقتده ثم قال هو منهم زاد یزید بن هرون ومحمد بن عبید وسهل بن یوسف عن العوام
عن مجاهد قلت لابن عباس فقال نبیکم ممن امر ان یقتدی بهم انتهی وقال القسطلانی
فی المواهب فی النوع الاول فی المقصد السادس استدل الفخر الرازی فی المعالم بانه تعالی
وصف الانبیاء بالاوصاف الحمیدة ثم قال لمحمد صلی الله علیه وسلم اولئک الذین هدی الله
فبهداهم اقتده فامره ان یقتدی باثرهم فیکون اتیانه واجبا والا فیکون تارکا للامر واذا
اتی بجمیع ما اتوا به من الخصال الحمیدة فقد اجتمع فیه ما کان متفرقا فیهم فیکون
افضل منهم انتهی وقال شاه عبد العزیز الدهلوی فی التفسیر العزیزی تحت قوله تعالی
بل ملة ابراهیم حنیفا اتفاق این هر دو ملت ای ملت ابراهیمیه وملت مصطفویه در اصول
است لیکن اصول چنانچه عقاید را میگویند هم چنین قواعد کلیه شرعیه را که مسائل جزئیه از ان
مستخرج میشوند نیز گویند اصول ملة ابراهیمی باین معنی در شریعت مصطفویه علی صاحبها
الصلوة والسلام محفوظ اند تفاوتی نیست اگر هست در فروع مستخرجه از انها بحسب اختلاف
مصلحت زمان تفاوتی باشد مضایقه ندارد ومعنی اتباع ملة ابراهیمی همین است نه آنکه در فروع
جزئیه را بعینها باقی دارد وعند التحقیق ملة نام همان قواعد شرعیه است نه نام فروع جزئیه ومثال عام
فهم این اتباع آنست که هر دو شاگرد امام اعظم رضی الله عنه که صاحبین اند امام یوسف وامام محمد
رحمة الله علیهما بلا شبهه در روش استنباط تابع امام خود اند وقواعد ایشان در وقت استخراج
مسائل مرعی میدارند لهذا اجتهاد ایشان از اجتهاد امام شافعی ممتاز هست وامام شافعی را تابع
امام اعظم رحمة الله علیه نمیگویند معهذا صاحبین در فروع مستخرجه مخالفت امام خود مینمایند همچنین
شارع مصطفویه علیه الصلوة والسلام مسطر ابراهیمی وقانون حنیفی را در وقت القای

این شریعت مرعی داشته بربمان قانون فرموده است اگرچه در بعض جای فروع مستخرجه نبوت
مخالف فروع مستخرجه نبوت آنرا شده باشد انتهى فهذه النصوص نصوص في انه تعالى
اضاف الانزال والملة والهدى الى الانبياء عليهم السلام وامره عليه الصلوة والسلام
بالايمان بما انزل عليهم والاقتداء بهديهم واتباع ملته عليهم السلام فكان رسول الله
صلى الله عليه وسلم مامورا بالايمان بما انزل عليهم ماموراً بالاقتداء بهديهم ومامورا
باتباع ملته عليهم السلام فكان ما انزل عليهم وهديهم وملته مقدما على الانزال
على رسول الله صلى الله عليه وسلم ومامورية بالايمان والاقتداء والاتباع فاذا
كان الامر كذلك كان القول بكونه صلى الله عليه وسلم واسطة في العروض في وصف
نبوة الانبياء عليهم السلام مردودا بتلك النصوص القرآنية فقد حصل بما ذكر
من النصوص المذكورة من آيات كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان القول بكونه صلى الله عليه وسلم واسطة في العروض في نبوة الانبياء عليهم
الصلوة والسلام مردودا عند الشرع لا يخلو من الكفر لان حاصل ذلك القول
ان موسى وغيره من الانبياء عليهم السلام ليسوا انبياء حقيقة كما ان الجالس في
السفينة ليس بمتحرك حقيقة وما هذا الا وهو الكفر لانه انكار النصوص القطعية
وكون الانبياء عليهم السلام مستفيدين من سيد المرسلين عليهم السلام لا يستلزم
كونه صلى الله عليه وسلم واسطة في العروض في وصف نبوة الانبياء عليهم السلام
كما دل عليه حديث المعراج قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما انا في الحطيم
مضطجعا اذ اتاني آت فشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست
من ذهب مملوا ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق
الحمار يقال له البراق يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبريل ع
حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل ع قيل ومن معك قال
محمد ص قال وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا
فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا

بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من
هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا يحيى
وهذا عيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح
ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن
معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما
خلصت اذا يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل
من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال
محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت
فاذا هرون قال هذا هرون فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح
والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا
قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به نعم
المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت
عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء السابعة
فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه
قال نعم قيل مرحبا به ونعم المجئ جاء ففتح فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك
ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي
الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل
اذان الفيلة قال هذا سدرة المنتهى ثم رفع الى البيت المعمور ثم اتيت باناء من

خمر وانا من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك
ثم فرضت علی الصلوٰة خمسین صلوٰة کل یوم فرجعت فمررت علی موسی فقال
بما امرت قلت امرت بخمسین صلوٰة کل یوم قال ان امتك لا تستطیع خمسین صلوٰة
کل یوم وانی واللہ قد جربت الناس قبلك وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع
الی ربك فسئله التخفیف لامتك فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله
فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی
عشرا فرجعت الی موسی فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی
فقال مثله فرجعت فوضع عنی عشرا فامرت بعشر صلوٰة کل یوم فرجعت الی موسی
فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوٰة کل یوم فرجعت الی موسی فقال بما
امرت قلت امرت بخمس صلوٰة کل یوم قال ان امتك لا تستطیع خمس صلوٰة کل
یوم وانی جربت الناس قبلك وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع الی ربك فسئله
التخفیف لامتك قال سألت ربی حتی استحییت ولکنی ارضی واسلم فلما جاوزت نادی
مناد امضیت فریضتی وخففت عن عبادی متفق علیه ذکره فی المشکوٰة انتہی کلام زید

قال عمرو غرض اور انبیا میں جو کچھ ہو وہ ظل و عکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں پر
کسی نبی میں وہ عکس اوسی تناسب کے ہے جو جمال کمال محمدی میں تھا اور کسی نبی میں بوجہ معلوم
وہ تناسب نہیں رہا سو جہاں کہیں نبی کنبیکم فرمایا ہے اوس میں بقا تناسب کیطرف اشارہ ہے
بہرحال بعد لحاظ معنی خاتم النبیین اور تشبیہ مندرج نبی کنبیکم یہہ بات عیان ہو جاتی ہے کہ
اور زمینوں میں عکوس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اوسی تناسب کے ساتھ ہیں یعنے کمالات اصل
میں جو تشبیہ تھی وہی نسبت کمالات عکوس میں بھی محفوظ رہی اس صورت میں اگر اصل و ظل
میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت پھر بھی ادہر رہیگی انتہی کلام
عمرو **قال** زید خلاصہ کلام مذکور کا یہہ ہے کہ جمیع کمالات آنحضرت کے اصل اور ذاتی ہیں اور
جمیع کمالات باقی انبیا کے ظل اور عکس کمالات آنحضرت کے ہیں نہ ذاتی پھر یہہ کمالات آنحضرت
کے کسی نبی میں سب موجود نہیں اور کسی نبی میں سب کے سب موجود ہیں بحکم حدیث نبی کنبیکم کے

پس جبکہ کمالات آنحضرتؐ کے اصل اور ذاتی ہوئے اور کمالات باقی انبیا کے ظل اور عکس
ہوئے نہ ذاتی تو اب اگر جمیع کمالات آنحضرتؐ کے کسی نبی مین موجود ہون اور وہ نبی مساوی
بھی ہوجاوے تو کچھ حرج نہین کیونکہ افضلیت آنحضرتؐ کی اُس نبی پر بوجہ اصلیت بھی باقی رہیگی سو یہہ قول اور اعتقاد
مخالف نصوص کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کے ہے کیونکہ نصوص کلام اور احادیث رسول اللہ وال
ہین فضائل آنحضرتؐ پر اور عمدہ تر فضائل آنحضرتؐ کا خواص آنحضرتؐ کے ہین اور خاصہ
شی کا وہ ہے جو مختص ہو ساتھ اوسکے نہ موجود ہو غیر مین سوا اونمین سے یہہ چند خواص آنحضرت
سید المرسلین کے یہان بیان کئے جاتے ہین کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ای
اخرہم قال اللہ تعالی ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول الانبیاء فی الخلق واخرہم فی البعث
رواہ البغوی وابو نعیم وابن ابی حاتم وذکرہ القسطلانی فی المواہب والقاضی فی الشفاء
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی
بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ ویتعجبون
لہ ویقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین متفق علیہ و
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلت علی الانبیاء بست اعطیت بجوامع الکلم
ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا وارسلت الی
الخلق کافۃ وختم بی النبیون متفق علیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی
انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ وقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی
الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس
بعدہ نبی متفق علیہ کونہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول جمیع الناس کافۃ بشریعۃ
مستقلۃ قال اللہ تعالی قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا وقال
اللہ تعالی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وقال اللہ تعالی تَبَارَكَ
الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا وقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لو کان موسی حیا لما وسعہ الا اتباعی رواہ احمد و البیہقی فی الدارمی و
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطہن احد قبلی نصرت بالرعب
مسیرۃ شہر وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا واحلت لی الغنائم واعطیت الشفاعۃ
وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ متفق علیہ کونہ صلی اللہ
علیہ وسلم صاحب المقام المحمود قال اللہ تعالی عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا
وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحبس المومنون یوم القیمۃ حتی یہموا بذلک
فیقولون لو استشفعنا الی ربنا فیریحنا من مکاننا فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الناس
خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ واسجد لک ملئکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع
لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ہذا فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ
التی اصاب اکلہ من الشجرۃ وقد نہی عنہا ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثہ اللہ الی اہل الارض
فیاتون نوحا فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب سوالہ ربہ بغیر علم
ولکن ائتوا ابراہیم خلیل الرحمن فیاتون ابراہیم فیقول انی لست ہناکم ویذکر ثلث کذبات
کذبہن ولکن ائتوا موسی عبدا اتاہ اللہ التوراۃ وکلمہ وقربہ نجیا فیاتون موسی فیقول
انی لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب قتلہ النفس ولکن ائتوا عیسی عبد اللہ
ورسولہ وروح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسی فیقول لست ہناکم ولکن ائتوا محمدا عبدا
غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فیاتوننی فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن
لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقول ارفع محمد وقل
تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ
ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود الثانیۃ
فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ
ان یدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ فارفع راسی فاثنی
علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم
الجنۃ ثم اعود الثالثۃ فاستاذن علی ربی فی دارہ فیوذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت

ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع
وسل تعطه فارفع راسي فاثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم اشفع فيحد لي حدا
فاخرج فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة حتى ما بقي في النار الا من حبسه القرآن اى
وجب عليه الخلود ثم تلى هذه الاية عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال هذا
المقام المحمود الذي وعده نبيكم متفق عليه وقال ابن مسعود قيل للنبي صلى الله عليه
وسلم ما المقام المحمود قال ذلك يوم ينزل الله على كرسيه ويجاء بكم حفاة عراة
غرلا فيكون اول من يكسى ابراهيم يقول الله اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين
من رياط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم عن يمين الله مقاما يغبطني الاولون
والآخرون رواه الدارمي وقال ابو هريرة قال النبي صلى الله عليه وسلم فاكسى حلة
من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلايق يقوم ذلك المقام
غيري رواه الترمذي ذكرهما في المشكوة وقال ابو هريرة سئل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن قوله عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا فقال هي الشفاعة رواه
احمد والبيهقي وقال جابر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمسا لم يعطهن احد
قبلي نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا واحلت لي الغنائم
واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة متفق
عليه وقال القاضي عياض في شفاء في فصل الشفاعة قال قتادة كان اهل العلم يرون
المقام المحمود شفاعته يوم القيمة وعلى ان المقام المحمود مقامه عليه الصلوة والسلام
للشفاعة مذاهب السلف من الصحابة والتابعين وعليه ائمة المسلمين انتهى كونه
صلى الله عليه وسلم سيد المرسلين وافضل المخلوقين قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا
بعضهم على بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجات قال القاضي عياض
في الشفاء في الباب الاول من قسم الاول قال اهل التفسير اراد بقوله ورفع بعضهم
درجات محمدا صلى الله عليه وسلم انتهى وقال ابو هريرة اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوما بلحم فرفع اليه الذراع فنهس منها نهسة فقال انا سيد الناس يوم القيمة

وهل تدرون بم ذلك يجمع الله تعالى يوم القيمة الاولين والاخرين في صعيد واحد
فيسمعهم الداعي وينفذهم البصر وتدنو الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا
يطيقونه وما لا يحتملون فيقول بعض الناس لبعض الا ترى ما انتم فيه الا ترى
ما قد بلغكم الا تنظرون الى من يشفع لكم الى ربكم فيقول بعض الناس لبعض ائتوا
آدم فياتون آدم عليه السلام فيقولون يا آدم انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ
فيك من روحه وامر الملئكة فسجدوا لك اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه
الا ترى ما قد بلغنا فيقول آدم ان ربي غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله
ولن يغضب بعده مثله وانه نهاني عن الشجرة فعصيته نفسي نفسي اذهبوا
الى غيري اذهبوا الى نوح فياتون نوحا عليه السلام فيقولون يا نوح انت اول الرسل
الى الارض وسماك الله عبدا شكورا اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه
الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله
مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد كانت لي دعوة دعوت بها على قومي نفسي
نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى ابراهيم فياتون ابراهيم عليه السلام فيقولون
انت نبي الله وخليله من اهل الارض اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه
الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم ابراهيم ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب
قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وذكر كذباته نفسي نفسي اذهبوا الى غيري
اذهبوا الى موسى فياتون موسى عليه السلام فيقولون يا موسى انت رسول الله
فضلك الله تعالى برسالاته وبتكليمه على الناس اشفع لنا الى ربك الا ترى
ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فيقول موسى ان ربي قد غضب اليوم غضبا
لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله اني قتلت نفسا لم اومر بقتلها نفسي نفسي
اذهبوا الى غيري اذهبوا الى عيسى فياتون عيسى عليه السلام فيقولون يا عيسى انت
رسول الله وكلمت الناس في المهد وكلمة منه القاها الى مريم وروح منه فاشفع
الى ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم عيسى ان ربي

قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر
ذنبا نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى محمد فياتوني فيقولون يا محمد انت رسول
الله وخاتم النبيين وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر اشفع لنا الى
ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فانطلقت فاتيت تحت العرش فاقع
ساجدا لربي ثم يفتح الله تعالى علي ويلهمني من محامده وحسن الثناء عليه
شيئا لم يفتحه لاحد قبلي ثم يقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع واشفع تشفع فارفع
راسي فاقول يا رب امتي امتي امتي فيقال يا محمد ادخل الجنة من امتك من لا حساب
عليه من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذالك من
الابواب والذي نفس محمد بيده ان بين المصراعين من مصاريع الجنة لكما
بين مكة وهجر متفق عليه وقال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
انا اكرم الاولين والآخرين على الله ولا فخر رواه الترمذي والدارمي وقال النسفي
في العقائد وافضل الانبياء محمد صلى الله عليه وسلم انتهى وقال الامام النووي
في شرح مسلم في كتاب الفضائل وفي هذا الحديث دليل على تفضيله صلى الله عليه
وسلم على الخلق كلهم لان مذهب اهل السنة ان الآدميين افضل من الملائكة
فهو صلى الله عليه وسلم افضل الآدميين وغيرهم انتهى قال القاضي في الشفاء
في الباب الثالث من القسم الاول انا تقرر من القرآن وصحيح الآثار واجماع
الامة كونه صلى الله عليه وسلم اكرم البشر وافضل الانبياء عليهم السلام انتهى
وقال الامام الزرقاني في شرح المواهب في النوع الاول من المقصد السادس
قال الامام الرازي اجمعت الامة على ان بعض الانبياء افضل من بعض وان
محمدا صلى الله عليه وسلم افضل الكل انتهى وقال الزرقاني بعيد ذلك ومحمد صلى الله
عليه وسلم افضل الانبياء والرسل نصا واجماعا انتهى كونه صلى الله عليه وسلم
صاحب اختباء الدعوة لاجل الشفاعة يوم القيمة قال الله تعالى واستغفر لذنبك
وللمومنين والمومنات قال التفتازاني في شرح العقائد لنا قوله تعالى واستغفر

لذنبك وللمومنين والمومنت انتہیٰ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان
یوم القیمۃ ماج الناس بعضہم فی بعض فیاتون آدم فیقولون اشفع الی ربك
فیقول لست لھا ولکن علیکم بابراھیم فانہ خلیل الرحمٰن فیاتون ابراھیم فیقول
لست لھا ولکن علیکم بموسیٰ فانہ کلیم اللہ فیاتون موسیٰ فیقول لست لھا ولکن
علیکم بعیسیٰ فانہ روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسیٰ فیقول لست لھا ولکن علیکم
بمحمد فیاتونی فاقول انا لھا فاستاذن علی ربی فیوذن لی ویلھمنی محامد احمدہ
بھا لا تحضرنی الآن فاحمدہ بتلك المحامد واخرلہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع
راسك وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یارب امتی امتی فیقال انطلق
فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلك
المحامد ثم اخرلہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطہ واشفع
تشفع فاقول یارب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ
او خردلۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلك المحامد ثم اخرلہ ساجدا
فیقال یا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یارب امتی
امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ ادنی ادنی ادنی مثقال حبۃ خردلۃ
من ایمان فاخرجہ من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعۃ فاحمدہ بتلك المحامد ثم
اخرلہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول
یارب ائذن لی فیمن قال لا الہ الا اللہ قال لیس ذلك لك ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی
وعظمتی لاخرجن منھا من قال لا الہ الا اللہ متفق علیہ وقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ مستجابۃ فتعجل کل نبی دعوتہ وانی اختبات دعوتی لشفاعۃ
لامتی یوم القیمۃ فھی نائلۃ ان شاء اللہ تعالیٰ من لا یشرك باللہ شیئا رواہ مسلم
کونہ صلی اللہ علیہ وسلم مخصوصا المیثاق من جمیع الانبیاء علیہم السلام قال اللہ تعالیٰ اذ
اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق
لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال القاضی فی الشفاء والقاری فی شرح الشفاء

قال المفسرون اخذ الله الميثاق بالوحي الى انبيائه فلم يبعث نبيا الا ذكر له محمدا ونعته و
اخذ ميثاقه ان ادركه ليؤمنن به بفتح النون المشددة صلى الله عليه وسلم بقوله حين راى عمر انه
ينظر في صحيفة من التوراة لو كان موسى حيا لما وسعه الا اتباعي اي لاجل الميثاق
بذلك قال علي بن ابيطالب رضي الله عنه كما رواه ابن جرير عنه انه قال موقوفا لكونه
في الحكم مرفوعا لم يبعث الله نبيا من آدم فمن بعده الا اخذ عليه العهد في محمد صلى الله
عليه وسلم لئن بعث وهو حي ليؤمنن به ولينصرنه ويأخذ العهد بذلك على قومه
انتهى وقال القسطلاني في المواهب والزرقاني في شرح المواهب عن علي بن ابيطالب
رضي الله عنه ما بعث الله نبيا من الانبياء الا اخذ عليه الميثاق لئن بعث محمد ليؤمنن
به ولينصرنه رواه ابن جرير وابن عساكر انتهى وقال البغوي في تفسير المعالم والقاضي في
التفسير المظهري قال علي ابن ابيطالب رضي الله عنه لم يبعث الله آدم ومن بعده الا
اخذ عليه الميثاق والعهد في امر محمد صلى الله عليه وسلم واخذ العهد على قومه لئن بعث
محمد وهم احياء لتؤمنن به ولتنصرنه انتهى كذلك التفسير المردي عن علي بن ابيطالب رض
قال على اخذ الميثاق من كل نبي من الانبياء بعد بعثته روى عن ابي موسى الاشعري
انه قال لما خلق الله سبحانه وتعالى آدم عليه السلام قال له يا آدم فقال نعم يا رب قال من
خلقك فقال انت يا رب خلقتني قال فمن ربك قال انت لا اله الا انت قال فاخذ عليك
الميثاق بهذا قال نعم ثم اخرج من ظهر آدم ذريته فبدأ بالانبياء منهم وبدأ من الانبياء
بمحمد صلى الله عليه وسلم فاخذ عليه العهد كما اخذ على آدم ثم اخذ العهد على الانبياء والرسل
كذلك وان يؤمنوا بمحمد صلى الله عليه وسلم وان ينصروه ان ادركهم زمانه فالتزموا ذلك
وشهد بعضهم على بعض وشهد الله سبحانه وتعالى بذلك على جميعهم واخذ بعد
ذلك العهد على سائر بني آدم ثم امر الله تعالى آدم فرفع راسه ونظر الى ذريته فراى الانبياء
والعلماء كالسرج والكواكب ذكره وثيمة بن الفرات في كتاب القصص كما في شرح الشفاء
للقاري كونه صلى الله عليه وسلم صاحب القرآن والمعجزة المستمرة قال الله تعالى وان
كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءكم من دون

الله ان کنتم صٰدقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة
اعدت للکٰفرین وقال الله تعالیٰ قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل هٰذا
القراٰن لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما من الانبیاء نبی الا وقد اعطی من الاٰیات ما مثله اٰمن علیه البشر وانما کان الذی اوتیت وحیا
اوحی الله الی فارجوا ان اکون اکثرهم تابعا یوم القیٰمة متفق علیه وقال الامام النووی فی شرح
مسلم فی کتاب الایمان تحت ذالک الحدیث ومعجزة نبینا صلی الله علیه وسلم القراٰن المستمر الی
یوم القیٰمة انتهی وقال الامام محمد بن یوسف الشامی فی کتابه المشهور بسیرة الشامی فی ابواب
معجزاته السماویة ان القراٰن معجزة مستمرة الی یوم القیٰمة انتهی وقال الشامی فی شرح الدر
المختار قوله بعد القراٰن لانه اعظم المعجزات علی الاطلاق لانه معجزة مستمرة دائمة انتهی و
قال الشاه عبد العزیز فی التفسیر العزیزی فی تفسیر ذالک الکتاب ونبوة رسول الله صلی الله
علیه وسلم ثابتة بالقراٰن لانه معجزة مستمرة انتهی وقال الشیخ عبد الحق فی ترجمة المشکٰوة
تحت ذالک الحدیث نیست معجزه که داده شده ام مگر وحی که فرستاده شده است بسوی من یعنی
قرآن عظیم که معجزه عظیم است باقی بیقا روزگار انتهی کونه صلی الله علیه وسلم نبیا حال کون اٰدم
بین الروح والجسد قال ابو هریرة قالوا یا رسول الله متیٰ وجبت لک النبوة قال واٰدم
بین الروح والجسد رواه الترمذی وقال هٰذا حدیث حسن صحیح انتهی وقال میسرة
الضبی قلت یا رسول الله متیٰ کنت نبیا قال واٰدم بین الروح والجسد رواه الامام
احمد والبخاری فی تاریخه وابو نعیم فی الحلیة وصححه الحاکم وقال العرباض بن ساریة
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی عند الله لخاتم النبیین وان اٰدم لمنجدل فی طینته
رواه الامام احمد والبیهقی والحاکم وقال صحیح الاسناد کما فی المواهب فهٰذه الاحادیث
تدل علی الخصوصیة مما لا یوجد فی احد من الانبیاء علیهم السلام قال الشیخ عبد الحق
فی ترجمة المشکٰوة تحت ذالک الحدیث وانچه میگویند از سبق نبوت آنحضرت چه مراد است
از علم و تقدیر الٰهی است نبوت همه انبیا را شامل است واگر بالفعل است آن خود در دنیا خواهد بود
جواب آنست که مراد اظهار نبوت اوست صلی الله علیه وسلم پیش از وجود عنصری در ملائکه

وارواح ابتي كونه صلى الله عليه وسلم احب من الوالد والولد والناس اجمعين قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه
كونه صلى الله عليه وسلم اكثر الانبياء امة يوم القيمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا
اكثر الانبياء تبعا يوم القيمة رواه مسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الجنة
عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم رواه الترمذي
والدارمي والبيهقي كونه صلى الله عليه وسلم صاحب اللواء يوم القيمة قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيمة ولا فخر وما من نبي يومئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائي
رواه الترمذي كونه صلى الله عليه وسلم امام النبيين وصاحب شفاعتهم يوم القيمة قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم انا قائد المرسلين ولا فخر وانا خاتم النبيين ولا فخر وانا اول شافع
ومشفع ولا فخر رواه الدارمي وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة
كنت امام النبيين وخطيبهم وصاحب شفاعتهم غير فخر رواه الترمذي كونه صلى الله عليه
وسلم اول من يكسى بعد ابراهيم عليه السلام يوم القيمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان اول الخلائق يكسى يوم القيمة ابراهيم رواه البخاري في صحيحه في الجزء السابع
والعشرين وقال ابن مسعود قيل للنبي صلى الله عليه وسلم ما المقام المحمود قال ذلك يوم
ينزل الله على كرسيه ويجاء بكم حفاة عراة غرلا فيكون اول من يكسى ابراهيم يقول الله
تعالى اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين من رياط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم
على يمين الله تعالى مقاما يغبطني الاولون والآخرون رواه الدارمي ذكره في المشكوة
كونه صلى الله عليه وسلم اول من ينشق عنه القبر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا
سيد ولد آدم يوم القيمة واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع رواه
مسلم كونه صلى الله عليه وسلم اول شافع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول
شافع واول مشفع يوم القيمة رواه الترمذي كونه صلى الله عليه وسلم اول مشفع قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم انا قائد المرسلين ولا فخر وانا خاتم النبيين ولا فخر وانا اول
شافع ومشفع ولا فخر رواه الدارمي كونه صلى الله عليه وسلم اول شفيع في الجنة قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم انا اول شفيع في الجنة رواه مسلم كونه صلى الله عليه وسلم اول من يقرع
له باب الجنة ويفتح له قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من يقرع باب الجنة رواه
مسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى باب الجنة يوم القيمة فاستفتح فيقول
الخازن من انت فاقول محمد فيقول بك امرت ان لا افتح لاحد قبلك رواه مسلم كونه
صلى الله عليه وسلم وامته اول من يجيز الصراط قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فاكون انا وامتي اول من يجيزها متفق عليه كونه صلى
الله عليه وسلم اول الانبياء واخرهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الانبياء
في الخلق وآخرهم في البعث رواه البغوي وابو نعيم وابن ابي حاتم وغيرهم قال جابر بن
عبد الله قلت يا رسول الله بابي انت وامي اخبرني عن اول شئ خلقه الله تعالى قبل
الاشياء قال يا جابر ان الله تعالى خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره ذكره
في المواهب اللدنية كونه صلى الله عليه وسلم امته خير الامم قال الله تعالى كنتم خير امة
اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتومنون بالله وقال الله تعالى
وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا
وقال بهز بن حكيم عن ابيه عن جده انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في
قوله تعالى كنتم خير امة اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعين امة انتم خيرها واكرمها
على الله تعالى رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي كونه صلى الله عليه وسلم امته اول من
يقضى لهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون
يوم القيمة المقضي لهم قبل الخلائق رواه مسلم وغيره كونه صلى الله عليه وسلم امته اول
من يدخل الجنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الاخرون الاولون يوم القيمة
ونحن اول من يدخل الجنة رواه مسلم قال الامام النووي في شرح مسلم في كتاب الجمعة معناه
الاخرون في الزمان والوجود السابقون بالفضل ودخول الجنة انتهى فهذه الخواص
خواص رسول الله صلى الله عليه وسلم الثابتة بتلك النصوص لا تخلوا اما ان توجد في
احد غيره صلى الله عليه وسلم بالفعل ولم توجد فلو كان القسم الاول فهو باطل بتلك النصوص

الدالة على بعض خواص رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان القسم الثانی فدعوی التساوی
باطل بعدم الوجدان فی غیره علیه الصلوٰة والسلام فقد ثبت بما ذکر من النصوص المذکورة
من آیات کلام الله واحادیث رسول الله صلی الله علیه وسلم ان قول زید اس صورت میں
اگر اصل وظل میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ افضلیت بوجہ اصلیت بھی ادھر
رہیگی انتہی باطل مردود بتلک النصوص المذکورة من آیات الله واحادیث رسول
الله صلی الله علیه وسلم وکذالک قوله سو جہان میں نبی نبیکم فرمایا ہے الخ مردود بتلک
النصوص المذکورة من آیات کلام الله واحادیث رسول الله صلی الله علیه وسلم وبقوله
تعالی انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعده وقال الله تعالی انا ارسلنا
الیکم رسولا شاهدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا تفضلونی علی اخوانی المرسلین فانهم بعثوا کما بعثت ذکره القاری فی شرح الشفاء فاذا
عرف ذالک فقد عرف ان ذالک القول الحاد واضلال لانه انکار خواص رسول الله
صلی الله علیه وسلم الثابتة بالنصوص المذکورة من آیات کلام الله تعالی واحادیث
رسول الله صلی الله علیه وسلم انتہی کلام زید۔ پس علماء دین کے نزدیک

دونوں قول میں سے کونسا قول حق وصحیح ہے اور
کونسا باطل وقبیح ہے

بینوا توجروا

جوابات علماء دہلی

الجواب صحیح الراقم عبد الرب عفی عنہ
عبد الرب

ما قال زید فهو حق والله الموفق
احمد

کلام زید وتحقیق زید در روایت ودرایت وتحقیق حق است ودر خلاف آن موجب فساد در دین وتفرقه در اهل اسلام ومخالف تعیین است

کلام زید صحیح بلا ریب وقول المخالف خلاف الحق والصواب

کلام زید حق لا ریب فیه

فما قال زید فهو حق بلا مریة

والله الموفق والمعین

محمد علی
قوت بازوی

ضیاء الدین
حقیر خواجہ